السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب مسح کی مدت پوری ہوجائے تو کیا وضو ٹوٹ جاتا ہے؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسح کی مدت پوری ہوجانے سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں جو مدت متعین فرمائی ہے وہ مسح کرنے کی ہے نہ کہ وضو ٹوٹنے یا طہارت پورا کرنے کی۔ لہذا یہ نہیں کہا جاسکتا کہ جب مسح کی مدت پوری ہوگئی تو وضو بھی ٹوٹ گیا۔ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں مسح کرنے کی مدت بیان ہوئی ہے، یعنی اس کے بعد اب مسح کرنا جائز نہیں ہوگا۔

دیکھیے جب مدت پوری ہونے سے پہلے آپ نے اپنے موزوں پر مسح کیا ہے اور آپ باوضو ہوگئے ہیں تو ایک شرعی دلیل سے باوضو ہوئے ہیں، اور جو عمل شرعی دلیل سے ثابت ہوا ہو وہ کسی شرعی دلیل ہی سے ٹوٹ یا ختم ہو سکے گا۔ اور یہاں (ہمارے اس سوال میں) وضو ٹوٹنے کی کوئی شرعی دلیل موجود نہیں ہے۔ اور اصل بات وضو کا قائم اور باقی رہنا ہے نہ کہ اس کا ٹوٹنا۔ اور وضو ٹوٹنے کے بارے میں بنیادی اصول وہی ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے، کہ ایک آدمی نے کہا کہ اسے نماز کے دوران میں خیال ہوتا ہے کہ وہ کچھ محسوس کرتا ہے (یعنی وضو ٹوٹ گیا ہے) تو آپ نے فرمایا:

لَا يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا (صحیح بخاری، کتاب الوضوء، باب من لم یر الوضوء الال من المخرجین من القبل والدبر، حدیث: 175، و صحیح مسلم، کتاب الحیض، باب الدلیل علی ان من تیقن الطھارۃ ثم شک فی الحدث، حدیث: 361، وسنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب اذا شک فی الحدث، حدیث: 177)

''نہ پھرے حتیٰ کہ آواز سنے یا بُو پائے۔''

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کرنا اسی شخص کے لیے واجب ٹھہرایا جسے اپنے وضو کے ٹوٹنے کا یقین ہو۔ اور اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وضو واجب ہونے کا سبب مشکوک ہو (جیسے کہ مذکورہ بالا حدیث میں آیا ہے) یا شرعی حکم معلوم نہ ہونے کے باعث شک ہو۔ بہرحال یہ آدمی جو اپنے وضو کے متعلق جاہل ہے کہ وضو ٹوٹا ہے یا نہیں، اور شرعی حکم سے جاہل ہے، تو اس کا جواب وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ ''وہ نہ پھرے حتیٰ کہ آواز سنے یا بو پائے۔'' تو یہاں اسے یقین نہیں ہے لہذا وضو باقی ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

**صفحہ نمبر 191**

**محدث فتویٰ**